REGD No. L.5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۴۵/۱۰ | ۳ احسان ۱۳۳۵ ہش | ۳ جون ۱۹۵۶ء | نمبر ۱۲۹

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۲ جون۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج بھی مری سے کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت، سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲ جون۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی طبیعت ہارٹ سٹروک کی وجہ سے ابھی تک خراب ہے۔ ایک سو ایک کے قریب بخار ہو جاتا ہے اور بے چینی بہت رہتی ہے۔ جسم کا نچلا حصہ ٹھنڈا رہتا ہے۔ اور اوپر کا حصہ تپتا ہے۔ نیز پیاس کی شدت کے علاوہ پیشاب کی بہت کثرت ہے۔ احباب حضرت میاں صاحب موصوف کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت مرزا شریف احمد صاحب مدظلہ کی طبیعت ابھی تک بہت ناساز ہے بخار کی شکایت ہے۔ نیز چلا پھرا نہیں جاتا۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

کل مورخہ یکم جون کو نماز جمعہ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری پرنسپل جامعہ احمدیہ نے پڑھائی اور نماز سے قبل خطبہ دیا۔

روس میں مولوٹوف کو وزارت خارجہ کے عہدے سے سبکدوش کر دیا گیا

نئے وزیر خارجہ کی حیثیت سے کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "پراودا" کے ایڈیٹر کا تقرر

ماسکو ۲ جون۔ روس کے وزیر خارجہ مسٹر مولوٹوف نے اپنے عہدے سے استعفیٰ دے دیا ہے۔ روس کی سرکاری خبر رساں ایجنسی "تاس" نے اطلاع دی ہے۔ کہ روس کی سپریم سوویٹ نے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا ہے۔ اور انہیں وزارت خارجہ کے عہدے سے سبکدوش کر دیا گیا ہے

حکومت روس کے ایک سرکاری اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ مسٹر مولوٹوف کو خود ان کی درخواست پر فارغ کیا گیا ہے۔ اس وقت مسٹر مولوٹوف کی عمر ۶۶ سال ہے وہ ایک عرصہ تک مارشل سٹالن کے ساتھ رہے ہیں۔ ۱۹۴۹ء سے ۱۹۵۳ء تک کے مختصر سے وقفہ کے سوا وہ ۱۹۳۹ء سے روس کے امور خارجہ کی راہنمائی کر رہے تھے۔ آج سے دو سال قبل ان کا اثر گھٹنا شروع ہو گیا تھا۔ اور کچھ عرصہ سے ان کے استعفےٰ کی خبریں آ رہی تھیں۔ ۱۹۵۴ء میں جب روسی زعما پیکنگ کے دورے پر روانہ ہوئے اور پھر بعد میں لنڈن اور ہندوستان کے دورے پر آئے۔ تو ان دوروں میں مسٹر مولوٹوف کو شامل نہیں کیا گیا۔ ایسے اہم دوروں میں ان کی عدم شمولیت کی بناء پر یہ قیاس آرائیاں دن بدن زور پکڑ رہی تھیں۔ کہ مسٹر مولوٹوف کو وزارت خارجہ کے عہدے سے ہٹا دیا جائیگا ان کی جگہ اب مسٹر شیپی لوف کو وزیر خارجہ مقرر کیا گیا ہے۔ وہ روسی کمیونسٹ پارٹی کے اخبار "پراودا" کے ایڈیٹر ہیں اور روسی کمیونسٹ پارٹی کے فرسٹ سکرٹری مسٹر خروشچیف کے دست راست سمجھے جاتے ہیں۔ گزشتہ دو سال سے انہیں بہت اہمیت دی جا رہی تھی

۱۹۵۲ء میں انہیں خارجی تعلقات کی کمیٹی کا صدر مقرر کیا گیا۔ علاوہ ازیں وہ سپریم سوویٹ میں خارجی امور سے متعلق تحقیق میں نمایاں حصہ لیتے رہے چند ماہ ہوئے وہ روسی وفد کے قائد کی حیثیت سے قاہرہ گئے تھے۔ اور روسی نقطۂ نظر سے وفد کے دورے کو بہت کامیاب خیال کیا گیا تھا۔

الجزائر میں فرانس کی جارحانہ کاروائیاں بند کرانے کا مطالبہ

لیبیا معاہدہ شمالی اوقیانوس کے ممبر ملکوں سے احتجاج کرے گا

طرابلس ۲ جون۔ لیبیا نے الجزائر میں فرانس کی جارحانہ کارروائیوں کے خلاف معاہدہ شمالی اوقیانوس کے ممبر ملکوں سے احتجاج کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ لیبیا کے وزیر اعظم مصطفےٰ بن حلیم نے کل قومی اسمبلی میں کہا کہ لیبیا تنہا کوئی کارروائی نہیں کر سکتا کیونکہ وہ عرب لیگ کا ممبر ہے۔ انہوں نے اعلان کیا کہ لیبیا عرب لیگ کے فیصلوں پر پوری طرح عمل کرے گا۔ ایک سوال کے جواب میں انہوں نے کہا میں یہ نہیں بتا سکتا۔ کہ لیبیا الجزائر کے قوم پرستوں کی کیا مدد کر رہا ہے۔

مشرقی پاکستان میں صوبائی اسمبلی کا اجلاس بلانے کا مطالبہ

کراچی ۲ جون۔ عوامی لیگ کے راہنما مسٹر حسین شہید سہروردی نے کل کراچی سے ڈھاکہ روانہ ہوتے ہوئے ہوائی اڈے پر اخبار نویسوں سے کہا مشرقی پاکستان میں پارلیمانی حکومت بحال ہونے کے بعد میں چاہتا ہوں کہ وزیر اعلےٰ مسٹر ابوحسین سرکار جتنی جلد ہو سکے صوبائی اسمبلی کا اجلاس بلائیں۔ انہوں نے مسٹر ابوحسین سرکار کے اس دعوے کے متعلق شبہ کا اظہار کیا۔ کہ اسمبلی میں متحدہ محاذ کو اکثریت حاصل ہے۔ انہوں نے مزید کہا مسٹر سرکار کا فرض ہے۔ کہ وہ پندرہ دن کے اندر اندر اعتماد کا ووٹ حاصل کریں۔ عوامی لیگ کے ممبران تو پہلے ہی عدم اعتماد کی تحریک پیش کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ لیکن وہ سپیکر کے فیصلے اور غذائی صورت حال کی وجہ سے ایسا نہیں کر سکے

اسمبلی کا اجلاس ۷ جون تک رہے گا

لاہور ۲ جون معلوم ہوا ہے کہ مغربی پاکستان اسمبلی کا سیشن ۷ جون تک جاری رہیگا توقع ہے کہ اس تاریخ تک صوبائی گورنر کی طرف سے جاری کردہ آرڈیننسوں کو قانونی شکل دے دی جائے گی۔

مسئلہ الجزائر کا حل

اسکندریہ ۲ جون۔ عرب لیگ کے سکرٹری جنرل مسٹر عبدالخالق حسونہ نے کل یہاں کہا کہ الجزائر کا مسئلہ میدان جنگ میں حل کیا جا رہا ہے۔ جہاں حریت پسند فرانسیسی غاصبوں کے ساتھ برسرپیکار ہیں۔ آپ نے کہا عرب ملکوں کو چاہیئے کہ وہ الجزائری حریت پسندوں کو مدد دیں۔ اور مادر وطن کی آزادی کی خاطر اپنی جانیں قربان کرنے والے الجزائریوں کو یہ محسوس کرائیں کہ انہیں تمام دنیائے عرب کی حمایت حاصل ہے۔

بھارت میں پاکستان کے نئے ہائی کمشنر

کراچی ۲ جون۔ ایک سرکاری اعلان کے مطابق میاں ضیاء الدین بھارت میں راجہ غضنفر علی خان کے جانشین ہوں گے۔ راجہ صاحب تین سال کی مقررہ مدت تک ہائی کمشنر کے فرائض انجام دے چکے ہیں۔ ابھی یہ اعلان نہیں کیا گیا۔ کہ انہیں اب کس ملک میں سفارتی عہدہ پر فائز کیا جائے گا

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ر جون ۱۹۵۶ء

آئین پرستی

مودودی صاحب کی جماعت کے رکن ملک نصر اللہ خاں عزیز اپنے جریدہ ایشیا مورخہ ۲۵ر مئی ۱۹۵۶ء کے بحث و نظر کے کالم میں رقمطراز ہیں:۔

"لیکن ارتداد کی سزا دینا عام افراد کا کام نہیں۔ یہ جرم اسی قسم کا ایک جرم ہے۔ جس قسم کے دوسرے جرائم۔ مثلاً چوری۔ ڈاکہ۔ زنا۔ جعلسازی۔ بلیک مارکیٹ اور ذخیرہ اندوزی اور اس کی سزا دینا حکومت کا کام ہے۔ اور اس سے قبل ہر جرم کی طرح اس کا فیصلہ کرنا عدالت کے فرائض میں داخل ہے۔ ان امور کی روشنی میں یہ واقعہ افسوسناک ہے۔ کہ کابل کے ایک شخص داؤد جان کو قادیانی ہونے کی بناء پر عوام نے ایک روایت کے مطابق اس کے گھر پر حملہ کرکے اور دوسری روایت کے مطابق جیل پر حملہ کرکے باہر نکالا اور سنگسار کر دیا بیان کیا گیا ہے کہ داؤد جان قادیانیوں کے سالانہ جلسے پر ربوہ آیا تھا۔ اور جب واپس گیا۔ تو اس کی قادیانیت کا راز فاش ہو گیا۔ اور اس کے ساتھ وہ افسوسناک سلوک کیا گیا جس کو اسلامی شریعت بھی صحیح نہیں سمجھتی۔

صحیح طریق کار یہ تھا۔ کہ اس شخص پر مقدمہ چلایا جاتا۔ اگر وہ تائب ہو جاتا۔ تو اسے چھوڑ دیا جاتا۔ اگر وہ اپنے عقائد پر اصرار کرتا۔ تو اسے ملکی قانون کے مطابق سزا دی جاتی"

(سہ روزہ "ایشیا" مورخہ ۲۵ر مئی ۱۹۵۶ء)

یہ الفاظ ملک صاحب نے لکھ کر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اور حیرت ہے کہ یہ الفاظ آپ کی قلم سے کیسے ادا ہو گئے ہیں۔ حالانکہ گذشتہ فسادات پنجاب میں آپ کو اسی قسم کے فساد فی الارض کے بھڑکانے کی بناء پر مارشل لاء کی عدالت سے مع دیگر رفقاء کے جن میں آپ کے امیر جماعت مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی صاحب بھی شامل تھے سزا ملی تھی۔ آج ایک بڑے امن پرست بن کر وعظ فرما رہے ہیں۔ کہ کابل کے عوام کو قانون اپنے ہاتھ میں نہیں لینا چاہیے تھا۔ بلکہ عدالت سے سزا دلوانی چاہیے تھی۔

فسادات پنجاب میں مودودی صاحب کی جماعت نے جو عملی حصہ لیا۔ وہ تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ سے اچھی طرح واضح ہوتا ہے۔ جو شہادتیں عدالت مذکور کے سامنے گذریں۔ ان میں سے چند اقتباسات ہم ذیل میں درج کرتے ہیں:۔

"س۔ کیا پنجاب کی ملازمت کے زمانہ میں آپ کا تجربہ یہ نہیں تھا۔ کہ جماعت اسلامی کا رجحان ہمیشہ یہی رہا۔ کہ قومی مسائل آئینی طریقوں سے سلجھائے جائیں؟ ج: ان کی بعض باتیں تو حد درجہ غیر آئینی تھیں۔ مثال کے طور پر (۱) ۱۹۴۸ء میں مولانا مودودی نے یہ بیان جاری کیا تھا۔ کہ مملکت سے وفاداری کا حلف اٹھانا غیر اسلامی کارروائی ہے۔ اس بیان سے سیکرٹریٹ میں بھی کچھ گڑبڑ پیدا ہو گئی۔ جہاں بعض سرکاری ملازمین نے حلف وفاداری اٹھانے سے انکار کر دیا۔ (۲) ایک پمفلٹ شائع کیا گیا۔ جس میں کہا گیا۔ کہ مسلمانوں کا فوجوں میں اس وقت بھرتی ہونا مناسب نہیں ہے۔ جب تک ملک کا موجودہ آئین تبدیل نہیں ہوتا۔ (۳) مولانا مودودی نے یہ فتویٰ بھی جاری کیا تھا۔ کہ اگر ہندوستان پاکستان پر حملہ کر دے۔ تو اہل پاکستان کی طرف سے حملہ آوروں کی مدافعت کو جہاد کی حیثیت حاصل نہیں ہوگی۔

س:۔ کیا ایسے چیزوں کے بارے میں مولانا مودودی کے خلاف کوئی اقدام کیا گیا۔

ج:۔ انہیں پبلک سیفٹی ایکٹ کے ماتحت نظر بند کر دیا گیا۔"

(انسپکٹر جنرل پولیس پنجاب میاں انور علی کا بیان بحوالہ المصلح کراچی ۱۲؍۳؍۵۴ ص۲۳)

"س:۔ کیا آپ کو علم ہے۔ کہ ۲۸ر فروری سے ۶ر مارچ تک پانچ چھ دنوں میں جماعت اسلامی زخمیوں کی دیکھ بھال کر رہی تھی۔ اور اس کے پاس ایک گشتی شفاخانہ تھا؟ جواب:۔ مجھے ایک مثال کا علم ہے۔ ایک صاحب جن کا دعویٰ تھا۔ کہ وہ جماعت اسلامی کے رکن ہیں۔ کرفیو پاس لینے کے لئے میرے سامنے آئے۔ اور انہوں نے بیان کیا۔ کہ وہ ایک ایمبولنس پر کام کرتے ہیں۔ اور انہیں آنے جانے کی اجازت دی جائے۔ لیکن اس کے ساتھ ہی سول لائن تھانے میں مجھ سے کسی شخص نے استدعا کی۔ کہ اجازت نہ دی جائے۔ کیونکہ اسی بہانے ایمبولنس کاروں کو پراپیگنڈا کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔ مجھ سے کہا گیا۔ کہ اس پارٹی کے اراکین اس ایمبولنس کار میں لے جائے جاتے ہیں۔ اور انہیں بازاروں میں چوراہوں پر چھوڑ دیا جاتا ہے۔ اور یہ لوگ ختم نبوت کے مقاصد کی تبلیغ کرتے ہیں۔ اور حکومت کے خلاف تحریک کو اکساتے ہیں۔"

(بیان سید اعجاز حسین شاہ ڈپٹی کمشنر لاہور بحوالہ المصلح کراچی ۲؍۶؍۵۴)

"جماعت اسلامی کا ذکر کرتے ہوئے انہوں نے کہا۔ کہ اس کا معاملہ سب سے زیادہ غیر منطقی ہے۔ انہوں نے کہا۔ کہ جماعت اسلامی تحریک کے ذریعہ ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہتی تھی۔ انہوں نے کہا۔ کہ جماعت کا نصب العین سیاسی اقتدار پر قبضہ کرنا تھا۔ اور وہ چاہتی تھی۔ کہ عوام مرکزی اور صوبائی دونوں حکومتوں کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں۔ اس کے لئے نام اور شخصیات بالکل کوئی حیثیت نہ رکھتے تھے۔ کیونکہ وہ اپنا اعلیٰ مقصد حاصل کرنا چاہتی تھی۔

انہوں نے کہا۔ کہ اس کے ساتھ ہی ساتھ جماعت اب یہ بھی نہیں چاہتی۔ کہ اسے فسادات سے وابستہ کیا جائے۔ اور نہ اس نے تحریک سے کنارہ کشی اختیار کرنی چاہی تھی۔

مسٹر دولتانہ کے وکیل نے کہا۔ کہ جماعت نے بڑی حکمت سے کام لے کر علماء کو اس حد تک آگے بڑھا دیا کہ وہ پیچھے نہ ہٹ سکیں۔ اور جب فسادات پھوٹ پڑے۔ تو اس نے علماء اور حکومت دونوں کو بدنام کر دیا۔

مسٹر یعقوب علی خاں نے کہا۔ کہ مولانا مودودی ۱۸ر جنوری ۱۹۵۳ء کے جلسے میں موجود تھے۔ جب ڈائرکٹ ایکشن شروع کرنے کا فیصلہ کیا گیا تھا۔ مولانا نے ڈائرکٹ ایکشن کے خلاف ووٹ نہیں دیا تھا۔

انہوں نے کہا۔ کہ جہاں تک ڈائرکٹ ایکشن شروع کرنے کا سوال ہے۔ جماعت اسلامی اس کی مخالف نہیں تھی۔ لیکن اب وہ یہ کہہ رہی ہے۔ کہ وہ ڈائریکٹ ایکشن کی نوعیت سے متفق نہیں تھی۔ مسٹر یعقوب علی خاں نے کہا۔ کہ مولانا مودودی نے اندازہ لگایا تھا۔ کہ تحریک کی وجہ سے فسادات ہوں گے۔ اور انہوں نے کہا تھا۔ کہ وہ ہندو مسلم فسادات سے بھی زیادہ سنگین ہوں گے۔ اور اسی وجہ سے ہر پارٹی کے مقابلے میں جماعت اسلامی کی ذمہ داری زیادہ ہے۔

انہوں نے کہا۔ کہ جماعت اسلامی اب تحریک ڈائرکٹ ایکشن سے اپنی بے تعلقی کا اظہار کر رہی ہے۔ لیکن فسادات شروع ہونے سے پہلے اس نے اس کا کبھی اعلان نہیں کیا تھا۔ انہوں نے کہا۔ کہ پانچ مارچ ۱۹۵۳ء کو گورنمنٹ ہاؤس کے جلسے میں بھی جب لوگ اپنے جان و مال سے محروم ہو رہے تھے۔ مولانا مودودی امن کی اپیل پر دستخط کرنے کے لئے راضی نہیں تھے۔"

(یعقوب علی خاں وکیل دولتانہ کی بحث بحوالہ المصلح کراچی مورخہ ۲۸؍۲؍۵۴)

ملاحظہ فرمایا آپ نے کہ ملک صاحب اور ان کی جماعت فسادات میں کیا کردار دکھا چکی ہے۔ کس طرح آپ نے اور جماعت نے ملکی قانون کی دھجیاں اڑائی تھیں۔ لیکن خدا تعالیٰ جانے آج جی میں کیا آئی ہے۔ کہ آپ بڑے امن پسند اور قانون پرست بن گئے ہیں۔ خیر یہ بھی الفضل کی بڑی فتح ہے کہ وہ لوگ جو اقتدار پر قبضہ کرنے کے لئے فساد فی الارض تک کو جائز سمجھتے ہیں۔ یہاں تک تو آ گئے ہیں۔ اگرچہ اکراہ فی الدین کا جذبہ ویسے ہی موجود ہے۔ جس کو عوام اپنے ہاتھ میں قانون لیکر نہ سہی لیکن قانون بنا کر عدالت کے ذریعہ ظاہر کر سکتے ہیں۔ آپکے خیال میں آج بیسویں صدی میں بھی اسلامی قانون کی وہی خود ساختہ توجیہہ کی جائیگی۔ جو ازمنہ وسطیٰ کے عہد ظلوم میں بعض درباری اہل علم حضرات نے اپنے آقاؤں کو خوش کرنے اور یورپی عیسائیت سے متاثر ہو کر کی تھی۔ خواہ قرآن کریم میں قتل مرتد کی واضح تردید ہی کیوں نہ موجود ہو۔ یورپ کے عہد استبداد میں بائیبل کا پڑھنا پڑھانا بھی جرم تھا اور (heretics) کی سزا موت ہوا کرتی تھی۔ ذرا سے اختلاف عقیدہ کو (heresy) کفر و ارتداد سمجھ لیا جاتا تھا۔ اور قتل کی سزا معمولی سزا سمجھی جاتی تھی۔ ہزاروں لاکھوں معصوموں کا خون اسی طرح بہہ گیا۔ بائیبل کا پڑھانا بھی اسی لئے جرم تھا۔ کہ عوام کو معلوم نہ ہو۔ کہ پوپ جو خود ساختہ قانون جاری کرتا ہے۔ کہیں بے بنیاد ثابت نہ ہو جائیں۔ بائیبل کی بعض آیات سے پوپ بھی اسی طرح من مانا استدلال کرتا تھا۔ جس طرح آج سید ابو الاعلیٰ صاحب مودودی قرآن کریم کی آیات میں اپنے خواہشاتی معنی بھرنے میں کمال رکھتے ہیں۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں:۔

"لا اکراہ فی الدین کے معنی یہ ہیں۔ کہ ہم کسی کو اپنے دین میں آنے کے لئے مجبور نہیں کرتے ...... مگر جسے آکر واپس جانا ہو۔ اسے ہم پہلے ہی خبردار کر دیتے ہیں۔ کہ یہ دروازہ آمد و رفت کے لئے کھلا نہیں"

(ارتداد کی سزا۔ مصنفہ مودودی صاحب)

آج مودودی صاحب بھی چاہتے ہیں۔ کہ پوپ کی طرح انہیں بھی اختیار مل جائے۔ کہ آیات اللہ کی جو چاہیں۔ توجیہہ کریں۔ خواہ الٹ ہی ہو۔ "لا اکراہ فی الدین" میں چار لفظ ہیں۔ ان چاروں الفاظ میں ایک لفظ بھی مشکوک نہیں ہے چاروں نہایت صاف ہیں۔ معلوم نہیں مودودی صاحب نے یہ معنی کہاں سے لئے کہ اسلام میں داخل کرنے کے لئے تو جبر نہیں۔ مگر اسلام سے باہر نکلنے کے لئے جبر ہے۔

گر ہمیں ملا و ہمیں مکتب ❊ کار طفلاں تمام خواہد شد

اس بنا پر ملک صاحب چاہتے ہیں۔ کہ کابل کے عوام کو حضرت داؤد جان [illegible] کو عدالت سے موت کی سزا دلانی چاہیے تھی۔ اللہ تعالیٰ کے دین کے ساتھ یہ مذاق اور آیات اللہ کے ساتھ یہ دست درازی کب تک ہوتی رہے گی؟

جرمنی میں عید الفطر کی کامیاب تقاریب

متعدد مقامی معززین کے علاوہ پاکستان بھارت اور انڈونیشیا کے مسلم و غیر مسلم اصحاب کی شمولیت

از مکرم سید کمال یوسف صاحب واقف زندگی بوساطت وکالت تبشیر ربوہ

ہمبرگ

خدا تعالےٰ کے فضل سے ۱۲ مئی ۱۹۵۶ء ساڑھے دس بجے صبح عید الفطر کی تقریب عمل میں لائی گئی۔ اس تقریب میں شمولیت کے لئے متعدد دعوت نامے جاری کئے گئے۔ مقامی جماعت احمدیہ کے دوستوں کے علاوہ زیر تبلیغ معزز غیر مسلم اصحاب، پاکستان سے آئے ہوئے مسلمان بھائی اور جرمن پریس کے نمائندے ہمارے خاص مدعوین میں سے تھے۔ ہفتہ کا دن ہمبرگ میں بہت مصروف سمجھا جاتا ہے مگر خدا تعالےٰ کے فضل سے ساڑھے ۱۰ بجے سے قبل ہی احمدیہ مشن میں آنے والوں کی تعداد کافی ہو چکی تھی۔ آنے والوں میں مقامی جماعت احمدیہ کے احباب کے علاوہ باہر سے دوست بھی آئے۔ پاکستان سے آئے ہوئے مسلمان اور اسی طرح انڈونیشیا کے مسلمان اور غیر مسلم احباب نے بھی شرکت کی۔ ہندوستان سے آئے ہوئے طلباء اور ایک ہندو ڈاکٹر بھی تشریف لائے۔ زیر تبلیغ احباب اور ایک مشہور مستشرق جو جرمن نیوز ایجنسی میں اسلامی ممالک کے نمائندہ ہیں شامل ہوئے۔ دو پریس کے نمائندے بھی آئے ہوئے۔ پریس فوٹو گرافر نے اس تقریب کے بہت سے فوٹو اتارے

خطبہ عید

ساڑھے دس بجے مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب انچارج احمدیہ مشن جرمنی نے نماز عید کی امامت فرمائی۔ نماز کے بعد مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب نے خطبہ عید پڑھا۔ خطبہ میں عید کی غرض و غایت بیان کرتے ہوئے اسلامی تعلیمات کی خصوصیات بھی بیان فرمائیں۔ اور خصوصیت سے اس بات پر زور دیا۔ کہ اسلام ہی رواداری مساوات اور اخوت کا حامی ہے۔ دنیا میں حقیقی امن اور سلامتی اس کے پیش کردہ نظام کو اختیار کر کے ہی حاصل کی جا سکتی ہے قرآن مجید کی متعدد آیات سے استدلال کرتے ہوئے آپ نے وضاحت کی کہ اسلام جبر و استبداد کے مخالف ہے۔ اور حریت ضمیر اور آزادی رائے کو قائم کرنے پر زور دیتا ہے۔

احباب جماعت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ ہمیں حتی المقدور اس کوشش میں لگے رہنا چاہیئے کہ کس طرح ہمارے تعلقات اللہ تعالےٰ سے مضبوط ہوتے ہیں۔ اور اسلامی روح کو زیادہ سے زیادہ اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اگر ہم اپنے آپ کو حقیقی مسلمان بنانے میں کامیاب ہو جائیں۔ تو ہر دن ہمارے لئے عید ثابت ہو سکتا ہے۔ اور یہی عید کی اصل غایت ہے۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ ہم علی وجہ البصیرت ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی کے حقیقی مصداق بن سکیں۔ اس کے بعد اجتماعی دعا کی گئی۔

عید کے بعد مکرم عبداللطیف صاحب انچارج مشن نے مشن کی طرف سے ٹی پارٹی کا انتظام کیا ہوا تھا۔ اس پارٹی کی تیاری میں چوہدری عبداللطیف صاحب کی بیگم صاحبہ اور احمدی جرمن خواتین نے نمایاں حصہ لیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے ½۱۲ بجے کے قریب یہ تقریب ختم ہوئی۔

اس تقریب کے دوران پریس کے نمائندے نے مشن کے متعلق بعض سوالات بھی کئے۔ جرمن پریس کے دو اخبارات نے نمایاں سرخیوں کے ساتھ ہماری عید الفطر کا ذکر کیا۔ ایک اخبار نے ہمارا فوٹو شائع کیا۔ اور عید کا ذکر کرتے ہوئے یہ سرخی جمائی "اللہ اکبر کی صدا ہمبرگ میں" دوسرے اخبار نے عید کی مفصل کارروائی کا ذکر کرتے ہوئے تعمیر مسجد کے بارے میں ہماری کوشش کا ذکر کیا۔ خدا تعالےٰ کے فضل سے اس تقریب میں شامل ہونے والوں پر بہت اچھا اثر پڑا۔

نیورمبرگ میں نماز عید

مکرمی چوہدری عبداللطیف صاحب انچارج مشن جرمنی کی زیر نگرانی محمد ترک السلطانی نیورمبرگ میں کام کر رہے ہیں اور وہاں بھی ہمارا مشن ہے۔ یہ بات خصوصیت سے قابل ذکر ہے۔ کہ نیورمبرگ میں پہلی دفعہ نماز عید پڑھی گئی۔ عید کے انتظامات کا تمام خرچ جرمن کے ایک احمدی نے اپنی طرف سے ادا کیا۔ عید میں شمولیت کے لئے دعوت نامے بھیجے گئے۔ اور متعدد احباب نے شرکت کی۔ عید کے بعد دعوت کا انتظام بھی کیا گیا۔ اس تقریب کا ذکر بھی اخبارات میں آیا اور فوٹو بھی شائع ہوئے۔

ہماری عید کی تقریب سے متاثر ہو کر ہمبرگ کی ایک علمی سوسائٹی نے اسلام اور پاکستان کے موضوع

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

خدا تعالےٰ کے خالص دوستوں کی علامتیں

(۱) خدا تعالےٰ خاص طور پر ان کا متولی ہو جاتا ہے۔ اور جس طرح اپنے بچوں کی کوئی پرورش کرتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ نگاہِ رحمت ان پر رکھتا ہے۔

(۲) جب ان پر کوئی بڑی مصیبت کا وقت آتا ہے۔ تو اس وقت دو طوروں سے ایک طور کا ان سے معاملہ ہوتا ہے۔ یا خارق عادت طور پر اس مصیبت سے رہائی دی جاتی ہے۔ اور یا ایک ایسا صبر جمیل عطا کیا جاتا ہے جس میں لذت اور سرور اور ذوق ہو۔

(۳) ان کی اخلاقی حالت ایک ایسے اعلےٰ درجہ کی کی جاتی ہے۔ جو تکبر اور نخوت اور کمینگی اور خود پسندی اور ریا کاری اور حسد اور بخل اور تنگ دلی سب دور کی جاتی ہے۔ اور انشراح صدر اور بشاشت عطا کی جاتی ہے۔

(۴) ان کی توکل نہایت اعلےٰ درجہ کی کی جاتی ہے۔ اور اس کے ثمرات ظاہر ہوتے رہتے ہیں ؛

(۵) ان میں ہمدردی خلق اللہ کا مادہ بہت بڑھایا جاتا ہے۔ اور بغیر توقع کسی اجر اور بغیر خیال کسی ثواب کے انتہائی درجہ کا جوش ان میں خلق اللہ کی بھلائی کیلئے ہوتا ہے۔ اور خود بھی نہیں سمجھ سکتے۔ کہ اس قدر جوش کس غرض سے ہے۔ کیونکہ یہ امر فطرتی ہوتا ہے۔"

(ازالہ اوہام حصہ دوم)

قادیان میں ملکی تقسیم کے وقت زمینوں کے ریٹ

کلیمز داخل کرنے والے احباب توجہ فرمائیں

(رقم فرمودہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی)

قادیان کی متروکہ زمینوں کے متعلق بہت سے دوستوں نے کلیمز داخل کئے ہیں۔ اور وہ دریافت کرتے ہیں۔ کہ ملکی تقسیم کے وقت قادیان کی زمینوں کی مختلف موقعوں پر کیا کیا قیمت تھی؟ اور اس کا ثبوت کیا ہے۔ تاکہ وہ کلیم افسروں کے سامنے حسب ضرورت اپنا ثبوت پیش کرسکیں۔ سو اس تعلق میں ملک محمد عبد اللہ صاحب فاضل نے جو قادیان میں زمینوں کا کام کرتے تھے۔ بعض کوائف تلاش کرکے نوٹ کئے ہیں۔ جو دوستوں کی اطلاع اور فائدہ کے لئے ذیل میں شائع کئے جا رہے ہیں۔ اگر دوست چاہیں۔ تو ملک صاحب موصوف کو اپنے کیس میں گواہ کے طور پر بھی پیش کرسکتے ہیں۔ جو قیمتیں ذیل کے نقشہ میں پیش کی گئی ہیں۔ وہ مذکورہ علاقہ جات میں زیادہ سے زیادہ تھیں۔ اور گو بعض دوسرے علاقوں میں قیمتیں کم بھی تھیں۔ مگر اس نقشہ سے قادیان کی اہمیت کے متعلق ایک عمومی قیاس ہو سکتا ہے۔ یہ بات تو دوستوں کو معلوم ہی ہے۔ کہ قادیان ایک عالمگیر جماعت کا مرکز تھا۔ جہاں آباد ہونے کے لئے لوگ بڑے شوق سے آتے اور زمینیں خریدتے تھے۔ جس کے نتیجہ میں قادیان کی آبادی روز بروز بڑھتی اور پھیلتی جا رہی تھی۔ مزید تشریح کے لئے دوست ملک محمد عبد اللہ صاحب مولوی فاضل لیکچرار تعلیم الاسلام کالج ربوہ سے خط و کتابت فرمائیں۔

(خاکسار مرزا بشیر احمد ربوہ ۳۰/۵/۵۶)

پارٹیشن کے وقت قادیان کے مختلف محلہ جات میں زمین کی قیمت

نمبر قطعہ	محلہ	نام خریدار	رقبہ (فٹ — سرسائی — مرلہ)	قیمت فی مرلہ	کل قیمت	تاریخ خرید	حوالہ ثبوت
۱	متصل جنرل سروس کمپنی	ملک محمد عبد اللہ صاحب ربوہ	۰ — ۰ — ۱	۶۸۰/-	۶۸۰/-	۲۳/۴/۴۶	رجسٹر فروخت اراضی قادیان صفحہ ۱۷
۲	,, ,, ,,	ملک محمد عبد اللہ صاحب ربوہ	۰ — ۶ — ۱	۶۸۰/-	۱۲۹۲/-	,,	,,
۳	,, ,, ,,	مولوی ظہور حسین صاحب ربوہ	۰ — ۴ — ۲	۶۸۰/-	۱۶۵۰/-	,,	,, ,,
۴	,, ,,	چوہدری محمد اسحاق صاحب سیالکوٹ	۰ — ۴ — ۲	۶۸۰/-	۱۶۵۰/-	۲۰/۴/۴۶	,, ,,
۵	متصل ریتی چھلہ	مستری رشید احمد صاحب سیالکوٹ	۰ — ۴ — ۲	۶۸۰/-	۱۶۵۰/-	,,	,, صفحہ ۱۸
۶	,, ,,	ڈاکٹر محمد احمد صاحب پسر ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب	۰ — ۴ — ۲	۶۸۰/-	۱۶۵۰/-	۳۰/۴/۴۶	,, ,,
۷	,, ,,	ڈاکٹر ملک ممتاز احمد صاحب لائل پور	۰ — ۴ — ۲	۶۸۰/-	۱۶۵۰/-	۲۲/۴/۴۶	,, ,,
۸	,, ,,	عبد اللہ خان صاحب دکاندار دارالبرکات قادیان	۰ — ۳ — ۴	۶۸۰/-	۲۹۶۵/-	۲/۵/۴۶	,, ,,
۲	دارالبرکات	چوہدری رحمت خان صاحب ملتان	۰ — ۶ — ۲	۹۴۰/-	۲۵۰۰/-	۲۴/۲/۴۷	,, صفحہ ۲۱
۳	,,	محمد شفیع حجام قادیان	۰ — ۶ — ۲	۹۴۰/-	۲۵۰۰/-	۲۷/۳/۴۷	,, ,,
۴	,,	مستری محمد رمضان صاحب گجراتی	۰ — ۸ — ۲	۸۶۴/-	۲۵۰۰/-	,,	,, ,,
۱۹	ریلوے روڈ	ملک امام دین صاحب سمبڑیال	— — ۱۰	۱۰۵۰/-	۱۰۵۰۰/-	۲۱/۳/۴۷	اخبار الفضل مورخہ ۲۱/۳/۴۷ و ۲۳/۳/۴۷
۴۴	,,	حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے	۰ — ۶ — ۲	۱۰۰۰/-	۲۶۷۰/-	,,	,,
۵۷	محلہ منڈی	بابو محمد سعید صاحب ملتان	۱۷ — ۲ — ۳	۷۵۰/-	۲۵۰۲/-	,,	,,
۵۹	,,	شیخ مشتاق احمد صاحب چنیوٹی	۱۹ — ۶ — ۵	۱۱۰۰/-	۶۳۳۰/-	,,	,,

جامعہ نصرت ربوہ میں داخلہ

جامعہ نصرت ربوہ میں فرسٹ ایر (آرٹس) کا داخلہ شروع ہے۔ اور پندرہ جون تک جاری رہے گا۔ داخلہ کے لئے تمام درخواستیں مع اسناد مقررہ تاریخ تک کالج آفس میں پہنچ جانی چاہئیں۔ فارم داخلہ اور پراسپکٹس آفس جامعہ نصرت سے مل سکتے ہیں۔ انٹرویو ۱۶ر جون کو صبح سات بجے شروع ہوگا۔

جامعہ نصرت ایک بلند پایہ تعلیمی ادارہ ہے۔ نتائج بھی اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نہایت شاندار رہتے ہیں۔ امسال کالج اور ہوسٹل کی بلڈنگ میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ ہوسٹل کالج کی حدود میں واقعہ ہے۔ پردہ کا نہایت اعلیٰ انتظام ہے۔ اور طالبات کی تعلیمی سہولیات کا ہر ممکن خیال رکھا جاتا ہے۔ احباب سے توقع کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنی بچیوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں جامعہ نصرت میں داخل کروائیں گے۔

(پرنسپل جامعہ نصرت ربوہ)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں فرسٹ ایر آرٹس میڈیکل اور نان میڈیکل میں داخلہ بروز ہفتہ مورخہ ۹ر جون ۱۹۵۶ء سے شروع ہوگا۔ اور بیس جون تک جاری رہے گا۔ غریب۔ مستحق اور میٹرک میں اعلیٰ نمبر حاصل کرنے والے طلباء کو فیس کی مراعات اور دیگر وظائف دیئے جاتے ہیں۔ کالج میں بہترین تعلیمی ماحول ہے۔ اور تربیت کی طرف خاص توجہ دی جاتی ہے۔ طلباء کو چاہیئے۔ کہ داخلہ کے وقت اپنے پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ داخلہ فارم کے ساتھ لف کرکے پیش کریں۔ انٹرویو روزانہ صبح نو بجے بارہ بجے تک ہوا کریگا۔ پراسپکٹس دفتر کالج طلب فرمائیں۔

مرزا ناصر احمد ایم اے آکسن پرنسپل

صوفی علی محمد صاحب کی وفات

(از محترم خان صاحب مولوی فرزند علی خان صاحب ربوہ)

میرے عم زاد بھائی صوفی علی محمد صاحب کو چند سال ہوئے۔ فالج کا حملہ ہوا تھا۔ ان پر دوسرا سخت حملہ ۲۳ر مئی کو لاہور میں ہوا۔ جو ایسا سخت تھا۔ کہ ان کی طاقت گویائی بالکل سلب ہو گئی۔ اور ایک ہاتھ اور پاؤں حرکت کرنے سے رہ گئے۔ آٹھ دن تک ایک قسم کی غنودگی سی رہی۔ آخر کار ۳۰ر مئی کی سہ پہر کو لاہور میں ان کا انتقال ہوگیا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

راتوں رات میت کو ٹرک پر ربوہ لایا گیا۔ جو فجر کی اذان کے وقت یہاں پہنچا۔ اور نماز سے* فارغ ہو کر سب دوستوں نے نماز جنازہ ادا کی۔ نماز جنازہ مکرم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری نے پڑھائی۔ اور مرحوم کو بہشتی مقبرہ میں دفن کیا گیا۔ مرحوم ایک نہایت مخلص اور متدین احمدی تھے۔ بیماری سے قبل بسلسلہ ملازمت جس جگہ بھی رہے۔ ہر قسم کی دینی خدمات سرانجام دیتے رہے، اور بڑے شوق سے جماعتی کاموں میں حصہ لیتے رہے۔ میرے اور سید مدثر شاہ مرحوم (غیر مبائع) کے درمیان جو ناقابل فراموش مناظرہ فیروزپور میں ۱۹۲۱ء میں ہوا تھا۔ اس میں فتحیابی حاصل کرنے کا درحقیقت سارا دارومدار صوفی علی محمد صاحب مرحوم کی مساعی اور تعاون پر تھا۔ کیونکہ تمام ضروری حوالہ جات مرحوم نکال کر دیتے تھے۔ مرحوم کے اکلوتے اور ہونہار فرزند حافظ بشیر احمد صاحب جالندھری مبلغ سلسلہ عالم جوانی میں اچانک داغ مفارقت دے گئے تھے۔ مرحوم نے اس صدمہ کو مومنانہ صبر و ثبات کے ساتھ برداشت* کیا۔ مرحوم نے ایک بیوہ اور دو لڑکیاں چھوڑی ہیں۔ دوست دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ آمین

حضرت یشوع بن نون اور حضرت ابوبکر صدیق

از مکرم محمد طفیل صاحب منیر شاہد جامعۃ المبشرین ربوہ

خداوند تعالےٰ نے اپنے محبوب بندے حضرت موسےٰ علیہ السلام سے فرمایا :۔
" میں ان کے دیگر عربیاسے ان ہی کے بھائیوں میں سے تیری مانند ایک نبی برپا کروں گا اور اپنا کلام اس کے منہ میں ڈالوں گا اور جو کچھ میں اسے کہوں گا۔ وہ سب ان سے کہے گا۔ اور ایسا ہوگا کہ جو کوئی میری باتوں کو جنہیں وہ میرا نام لے کے کہے گا۔ نہ سنے گا۔ تو میں اس کا حساب اس سے لوں گا "

(استثنا باب ۱۸ آیت ۱۷ تا ۱۹)

آخر خدا کی باتیں پوری ہوئیں اور پیشگوئی کے مطابق وادی فاران سے ایک مہر تاباں ضو فشاں ہوا۔ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے۔ آپ کے متعلق خدا تعالےٰ نے دنیا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا :۔

انا ارسلنا الیکم رسولا شاھداً علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا۔

(سورہ مزمل ع ۱)

کہ یقیناً آج ہم نے اپنی اس بشارت کو پورا کر دیا ہے۔ جس کا اعلان حضرت موسےٰ نے کیا تھا۔ اور ہم نے تمہاری طرف ایک عظیم المرتبت انسان — بطور خاتم الرسل بھیج دیا ہے۔ یہ رسول اسی طرح تمہارے لئے منادی اور بطور نگران کے ہے۔ جس طرح حضرت موسےٰ۔ فرعون کے لئے تھے۔

اس کلام الہٰی میں حضرت موسےٰ علیہ السلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان مماثلت کا ذکر ہے۔ مسلمان آئمہ نے حضرت موسےٰ اور حضرت محمد مصطفےٰ صلعم کی مماثلت کئی پہلوؤں سے واضح کی ہے۔ مگر جس طور پر اس مضمون کو سیدنا وامامنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بیان فرمایا ہے۔ اس کی مثال اسلامی لٹریچر میں نہیں ملتی۔

اس مضمون کا ایک جز حضرت موسےٰ کے پہلے خلیفہ حضرت یشوع بن نون اور آنحضرت صلعم کے پہلے خلیفہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا باہم مماثل ہونا ہے۔

حضرت یشوع بن نون حضرت موسیٰ کے دست راست قدیم ساتھی اور جانثار اور دوست تھے۔ بائیبل کے بیان کے مطابق وہ حضرت موسےٰ کا ساتھ اس خیمہ میں بھی دیتے تھے۔ جہاں اللہ تعالےٰ ان سے ہمکلام ہوتا تھا۔ خروج باب ۳۳ میں لکھا ہے :۔
اور موسیٰ خیمہ کو لے کر اسے لشکر گاہ سے باہر بلکہ لشکر گاہ سے دور لگا لیا کرتا تھا اور اس کا نام خیمہ اجتماع رکھا اور جو کوئی خداوند کا طالب ہوتا۔ وہ لشکر گاہ کے باہر اسی خیمہ کی طرف چلا جاتا تھا۔ اور جب موسےٰ باہر خیمہ کی طرف جاتا۔ تو سب لوگ اٹھ کر اپنے اپنے ڈیرے کے دروازے پر کھڑے ہو جاتے۔ اور موسیٰ کے پیچھے دیکھتے رہتے تھے جب تک وہ خیمہ کے اندر داخل نہ ہو جاتا اور جب موسےٰ خیمہ کے اندر چلا جاتا تو ابر کا ستون اتر کر خیمہ کے دروازہ پر ٹھہرا رہتا اور خداوند موسےٰ سے باتیں کرنے لگتا۔ اور سب لوگ اٹھ اٹھ کر اپنے اپنے ڈیرے کے دروازہ پر سے اسے سجدہ کرتے تھے۔ اور جیسے کوئی شخص اپنے دوست سے بات کرتا ہے۔ ویسے ہی خداوند روبرو ہو کر موسےٰ سے باتیں کرتا تھا۔ اور موسےٰ لشکر گاہ کو لوٹ آتا تھا۔ پر اس کا خادم یشوع جو نون کا بیٹا اور جوان آدمی تھا۔ خیمہ سے باہر نہیں نکلتا تھا :

(خروج باب ۳۳ آیت ۷ تا ۱۱)

اور یہی وہ یشوع بن نون ہیں۔ جو کہ حضرت موسےٰ کی وفات کے بعد آپ کے جانشین مقرر ہوئے۔ جیسا کہ لکھا ہے۔
" پھر خداوند نے موسےٰ سے کہا کہ دیکھ تیرے مرنے کے دن آپہنچے۔ سو تو یشوع کو بلا لے اور تم دونوں خیمہ اجتماع میں حاضر ہو جاؤ۔ تاکہ میں اسے ہدایت کروں "۔

(استثنا باب ۳۱ آیت ۱۴)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی ذات بابرکات محتاج تعارف نہیں آپ ہی نے سب سے پہلے اسلام کو قبول کیا۔ اپنا سارا مال اشاعت واحیائے دین کے لئے پیش کر دیا۔ اور آخر اپنی جان بھی اسی راہ میں قربان کر دی۔ آپ نے ہی قرب الہٰی کا وہ مقام حاصل کیا۔ جس کو ملائک بھی رشک کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ انہی خصائل حمیدہ کی بدولت آپ کو دین و دنیا کا رب سے قیمتی انعام " خلافت اولیٰ " ملا۔

حضرت یشوع بن نون اور حضرت ابوبکر کے حالات زندگی میں کئی لحاظ سے مناسبت اور مماثلت پائی جاتی ہے۔ مثلاً

اوّل۔ دونوں ہی خلافت اولیٰ پر متمکن ہوئے یشوع بن نون کے متعلق بائیبل میں لکھا ہے
" اور خداوند کے بندہ موسیٰ کی وفات کے بعد ایسا ہوا کہ خداوند نے اس کے خادم نون کے بیٹے یشوع سے کہا۔ میرا بندہ موسیٰ مرگیا ہے سو اب تو اٹھ اور ان سب لوگوں کو ساتھ لے کر اس یردن کے پار اس ملک میں جا جسے میں ان کو یعنی اسرائیل کو دیتا ہوں۔

(یشوع باب ۱ آیت ۱ تا ۳)

حضرت ابوبکرؓ بھی آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد مسند خلافت پر جلوہ گر ہوئے

دوم :۔ دونوں ہی سابق الایمان تھے یشوع بن نون کے متعلق فرمایا :۔
" پر اس کا خادم یشوع جو نون کا بیٹا تھا۔ خیمہ سے باہر نہیں نکلتا تھا۔

(خروج باب ۳۳ آیت ۱۱)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق بھی آتا ہے۔ کہ وہ مردوں میں سے سب سے پہلے ایمان لانے والے تھے۔

(بخاری و مسلم)

سوم :۔ قوم خلافت سے قبل ہی برتری کی قائل تھی۔ یشوع بن نون کے متعلق مذکور ہے :۔
" پھر موسےٰ کے لئے ماتم کرنے اور رونے پیٹنے کے دن ختم ہوئے اور نون کا بیٹا یشوع دانائی کی روح سے معمور تھا۔ کیونکہ موسےٰ نے اپنے ہاتھ اس پر رکھے تھے۔ اور بنی اسرائیل اس کی بات مانتے رہے اور جیسا خداوند نے موسیٰ کو حکم دیا تھا۔ انہوں نے ویسا ہی کیا۔

(استثنا باب ۳۴ آیت ۹-۱۰)

حضرت ابن عمر فرماتے ہیں کہ
" ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں ابوبکرؓ کے برابر کسی کو نہ سمجھتے تھے۔ پھر ان کے بعد حضرت عمرؓ اور پھر ان کے بعد حضرت عثمانؓ کا درجہ قرار دیتے تھے (بخاری ابوداؤد۔ ترمذی) طبرانی نے اس اثر میں اتنا اضافہ کیا ہے کہ رسول کریم بھی ہماری اس ترتیب کو سنا کرتے تھے۔ اور اس سے انکار نہ فرماتے تھے "

(اتقاع الجامع للاصول)

چہارم :۔ یشوع بن نون کو حضرت موسیٰ کی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ کو آنحضرت کی موت کی خبر سب سے پہلے ملی۔
بائیبل میں لکھا ہے :۔
" کہ خداوند نے اس کے خادم نون کے بیٹے یشوع سے کہا۔ میرا بندہ موسیٰ مرگیا ہے "

(یشوع باب ۱ آیت ۱)

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :
" اسی طرح سب سے پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی موت پر حضرت ابوبکر نے یقین کامل ظاہر کیا۔ اور آپ کے جسد مبارک پر بوسہ دے کر کہا۔ کہ تو زندہ بھی پاک تھا۔ اور موت کے بعد بھی پاک ہے۔ اور پھر وہ خیالات جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی کے بارے میں بعض صحابہؓ کے دل میں پیدا ہوگئے تھے، ایک عام جلسہ میں قرآن شریف کی آیت کا حوالہ دے کر ان تمام خیالات کو دور کر دیا۔ "

(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۹۳)

پنجم :۔ حضرت موسیٰ ؑ کی وفات کے بعد جس اطاعت کا نمونہ بنی اسرائیل نے یشوع بن نون کے لئے دکھلایا۔ ویسا ہی بلکہ اس سے بڑھ کر مسلمانوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے لئے دکھایا۔ کتاب یشوع میں لکھا ہے :۔
" .... اور انہوں نے یشوع کو جواب دیا۔ کہ جس جس بات کا تو نے ہم کو حکم دیا ہے۔ ہم وہ سب کریں گے۔ اور جہاں جہاں تو ہم کو بھیجے۔ وہاں ہم جائیں گے جیسے ہم سب امور میں موسیٰ کی بات سنتے تھے۔ ویسے ہی تیری سنیں گے "۔

(یشوع باب ۱ آیت ۱۶ و تا ۱۷)

مسلمانوں کی طرف سے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی اطاعت کرنے کے سینکڑوں واقعات ہیں۔ مثال کے طور جیش اسامہ کے بھیجنے کے واقعہ کو لے لیجئے۔ تمام صحابہ مدینہ کے ماحول کے ناگفتہ بہ ہونے کے باعث یہ کہتے تھے۔ کہ لشکر کو دور نہ بھیجا جاوے۔ اور اگر بھیجنا ہی ہے تو ایک نوعمر بچے کی کمان کو بدل کر کسی تجربہ کار جرنیل کا تقرر کیا جاوے یہی نہیں بلکہ حضرت اسامہ بھی اس کے حامی تھے۔ مگر جب حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ
" کیا میں ابو قحافہ کا بیٹا — رسول خدا کے فرمانوں کی تنسیخ کروں۔ نہیں — ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا "۔
تو تمام صحابہ نے اسی فیصلہ کے آگے سر اطاعت خم کر دیا۔

(باقی)

ذکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیۂ نفس کرتی ہے۔

احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کے اجلاس کی روئداد

مورخہ ۲۹ مئی ۱۹۵۶ء کو دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کا اجلاس زیر صدارت مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن مجید کے بعد گذشتہ اجلاس کی کارروائی اسسٹنٹ سیکرٹری نے پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد ایسوسی ایشن کے قواعد وضوابط جو گذشتہ میٹنگ میں تجویز کئے گئے تھے پاس کئے گئے۔ اس کے بعد بعض ضروری امور زیر غور لائے گئے اور بعض ریزولیوشنز پاس کئے گئے۔ احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن کے عہدیداران اس سال کیلئے حسب ذیل منتخب کئے گئے ہیں:۔

پریذیڈنٹ — مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین

وائس پریذیڈنٹ — مکرم شیخ روشن دین صاحب تنویر ایڈیٹر الفضل۔

سیکرٹری — خاکسار مظفر الدین ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔

محاسب — مکرم چوہدری محمد شریف صاحب۔

اسسٹنٹ سیکرٹری۔ قریشی مقبول احمد صاحب پروفیسر جامعۃ المبشرین ربوہ

اجلاس میں مندرجہ ذیل قرار دادیں پاس کی گئیں:۔

(۱) ہم ممبران احمدیہ انٹرنیشنل ایسوسی ایشن اس امر پر تشویش کا اظہار کرتے ہیں کہ نیوز پرنٹ کے کوٹہ پر ایسی پابندی عاید کر دی گئی ہے جس سے اخبارات کی توسیع اشاعت پر اثر پڑے گا۔ پاکستان جیسے ملک میں جہاں علم کی پہلے ہی انتہائی کمی ہے اور عالمی اعداد وشمار کے لحاظ سے یہ ثابت ہے کہ ہمارا ملک پرنٹ منٹس کے لحاظ سے دنیا بھر کے ممالک سے پیچھے ہے۔ نیوز پرنٹ پر پابندی عاید کرنا افسوسناک امر ہے۔ اس لئے ہم حکومت سے استدعا کرتے ہیں کہ نیوز پرنٹ پر سے یہ پابندی اٹھا دی جائے تاکہ باشندگان پاکستان تک زیادہ سے زیادہ اخبارات و رسائل پہنچ سکیں اور علمی لحاظ سے وہ بلند معیار تک پہنچ سکیں۔ ہمارے نزدیک نیوز پرنٹ کوٹہ کا کھلے لائسنس میں رکھنا ضروری ہے۔

(۲) احمدیہ انٹرنیشنل پریس ایسوسی ایشن گورنمنٹ پاکستان سے مطالبہ کرتی ہے کہ وہ حکومت سپین کو توجہ دلائے کہ مبلغ اسلام کو سپین میں تبلیغ اسلام سے روکا نہ جائے اور اگر حکومت سپین اپنے ملک میں تبلیغ اسلام کی آزادی نہ دے تو حکومت پاکستان مناسب کارروائی کرے۔

(سیکرٹری)

کتب کی فوری ضرورت

وکالت تبشیر کو مندرجہ ذیل کتب کی فوری ضرورت ہے۔ جس دوست کے پاس یہ کتب ہوں اور اگر وہ قیمتاً یا عاریۃً دینا چاہیں وہ وکالت تبشیر بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

۱۔ بشارت احمدیہ (بشارت احمد و نواب اکبر یار جنگ)

۲۔ ہمارا مذہب (علی محمد اجمیری)

نائب وکیل التبشیر ربوہ

درخواست دعا و اعانت الفضل

اللہ تعالیٰ کے فضل سے عزیزم بشیر احمد (لائلپوری) امسال امتحان میٹرک میں ۶۲۹ نمبر لے کر فرسٹ ڈویژن میں کامیاب ہوا ہے۔ الحمد للہ! عزیز نے اپنی عمر کے ساتویں سال کے آخر میں گھر پر معمولی رفتار سے تعلیم کا آغاز کیا تھا۔ قریباً دو سال کے بعد چوتھی جماعت پاس کی اور پھر ایک ہی سال میں جماعت پنجم و ششم کی تعلیم پرائیویٹ طور پر حاصل کر کے اپریل ۱۹۵۲ء میں ٹی۔ آئی ہائی سکول ربوہ کی جماعت ہفتم میں داخل ہو گیا اور اب چودہ سال کی عمر میں امتحان میٹرک میں شریک ہو کر یہ کامیابی حاصل کی ہے۔ بزرگان سلسلہ اور احباب سے درخواست ہے کہ وہ عزیز کی آئندہ نمایاں کامیابیوں اور دین و دنیا میں امتیازی ترقیوں کے لئے تہہ دل سے دعا فرمائیں۔

تاج الدین لائلپوری (ناظم دار القضاء) ربوہ

نوٹ:۔ مکرم مولوی تاج الدین صاحب نے اس خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور اعانت الفضل عطا فرمائے ہیں۔ جن سے کسی مستحق کے نام خطبہ نمبر جاری کر دیا جائے گا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء (مینیجر الفضل)

چوہدری فضل خان صاحب اور ان کی اہلیہ صاحبہ بہت عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں ان کی صحت کیلئے احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔ ناظر علی خان سیکرٹری مال چک ۲۰ کھیم سنگھ والا

ریویو آف ریلیجنز کے ذریعہ
گھر بیٹھے دنیا کے کناروں تک اسلام کی تبلیغ کیجئے

دنیا میں شاید ہی کوئی ایسا بد قسمت مسلمان ہو گا جو اپنے سینہ میں اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی تڑپ نہ رکھتا ہو۔ ورنہ ہر مسلمان ہی خدا تعالیٰ اور اس کے برگزیدہ رسول حضرت خاتم الانبیاء سرور کونین محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے نام و پیغام کو دنیا میں بلند کرنا اپنے لئے فخر اور موجب نجات سمجھتا ہے۔ لیکن مجبوریوں کا سلسلہ بھی چونکہ ہر شخص کے ساتھ وابستہ ہے اس لئے ہر مسلمان اپنی ان نیک خواہشات کو عملی جامہ نہیں پہنا سکتا۔ البتہ وہ یہ کام مبلغین اسلام اور اسلامی لٹریچر کی اشاعت کے ذریعہ گھر بیٹھے بھی کر سکتا ہے۔

رسالہ "ریویو آف ریلیجنز" (انگریزی) کو خدا تعالیٰ کے فضل سے یہ خصوصیت حاصل ہے کہ وہ بوجہ علمی رسالہ ہونے کے ان مجاہدین اسلام کے ذریعہ جو غیر ممالک میں منظم اسلامی مشن قائم کر کے دنیا کے کناروں تک اسلام کی تبلیغ و اشاعت کا کام وسیع پیمانہ پر کر رہے ہیں۔ دنیا بھر کے وسیع علمی طبقہ کے ہاتھوں پہنچ کر یہ اہم فریضۂ تبلیغ اسلام بجا لا رہا ہے۔ جس سے بیرونی لوگ بہت متاثر ہو رہے ہیں۔

آپ بھی تبلیغ اسلام کے اس قلمی جہاد میں حصہ لینے کی خاطر فوری طور پر درج ذیل طریق اختیار کر کے ثواب دارین حاصل کریں۔

۱۔ ریویو کی نہ صرف خود خریداری منظور فرمائیں بلکہ اپنے حلقۂ احباب میں بھی اس کی خریداری کی تحریک فرمائیں۔

۲۔ ریویو کی نہ صرف اپنے عطایا (Donations) سے ہی امداد کریں۔ بلکہ اپنے دوستوں اور اہل وعیال کو بھی اس کی مالی امداد کرنے کی تحریک فرمائیں۔

۳۔ ملک وقت کے مخیر اور اسلام کی تبلیغ و اشاعت کی تڑپ رکھنے والے احباب کو بھی ریویو کے اغراض ومقاصد سے مطلع کر کے انہیں ریویو کی مالی اعانت کرنے کی تحریک کریں تاکہ اسلام کی اشاعت کا کام وسیع سے وسیع تر کیا جا سکے۔

۴۔ اپنی جماعت کی تعداد کے لحاظ سے ریویو کے کچھ پرچے جماعتی طور پر بھی خرید کر کے ان کی مفت اشاعت کریں تاکہ جماعت کا کوئی فرد اس ثواب سے محروم نہ رہے۔

۵۔ اپنی جماعت کے انگریزی خواندہ احباب کو ریویو کی خریداری کے لئے ضرور تحریک کریں۔

۶۔ ریویو چونکہ دنیا بھر کے وسیع علمی طبقہ میں پہنچتا ہے۔ اس لئے اپنے زیر اثر تاجر احباب کو ریویو میں اپنے کاروبار کا اشتہار دینے کی تحریک فرمائیں انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی ہو گی۔

۷۔ ریویو کی توسیع اشاعت کی ایک سکیم یہ بھی ہے کہ طلباء اور ایسے احباب جو ریویو کی پوری قیمت مبلغ دس روپے ادا نہ کر سکتے ہوں انہیں رعایتی نصف قیمت پر رسالہ دیا جائے۔ اور بقیہ نصف قیمت مخیر احباب کے عطایا سے پوری کی جائے۔ اس لئے اس رعایت سے فائدہ اٹھانے کے لئے احباب کو تحریک کی جائے اور مخیر احباب کو بھی اس بابرکت سکیم میں زیادہ سے زیادہ شامل کیا جائے۔

۸۔ اپنے شہر میں ریویو کی ایجنسی قائم کرنے کی پوری کوشش کریں۔ جس کے تفصیلی شرائط دفتر ریویو سے طے ہو سکتے ہیں

۹۔ کسی غیر مسلم کے نام یا غیر ممالک میں ریویو آف ریلیجنز جاری کروانے کے لئے ایک سالم فیملی یا چند دوست مل کر بھی رسالہ کی قیمت مبلغ دس روپے ادا کر کے تبلیغ اسلام کے اس قلمی جہاد میں حصہ لے سکتے ہیں۔

۱۰۔ اندرون یا بیرون پاکستان کی کسی لائبریری کے نام ریویو جاری کروانے والے احباب صرف نصف قیمت پر ایک سال کے لئے ریویو انگریزی جاری کروا سکتے ہیں۔

۱۱۔ ریویو کو مبلغ یکصد روپیہ سالانہ کی اعانت دینے والے احباب رسالہ کے سرپرست شمار ہوں گے۔ ذی استطاعت احباب کو اس کی سرپرستی کے لئے تحریک کی جائے۔

۱۲۔ رسالہ کو دس خریدار مہیا کرنے والے احباب کے نام ریویو سال بھر کے لئے مفت جاری کیا جائے گا۔ اس طریق سے جماعت کے دوست خود بھی اور ریویو کو بھی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

(ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز انگریزی ربوہ)

530

ٹڈی دل سے پاکستان کو خطرہ

لنڈن — مئی کے وسط میں زرد رنگ کے ٹڈی دل کو پاکستان میں دیکھا گیا ہے یہ ٹڈی دل وسطی اور شمالی سعودی عرب سے بچ کر نکل بھاگا ہے۔ کیونکہ اس علاقے میں ٹڈیوں کو تباہ کرنے کی مہم جاری ہے۔ لنڈن میں ٹڈی دل کی روک تھام کے سلسلہ میں ایک تحقیقاتی ادارہ قائم ہے۔ یہ اطلاع اسی ادارہ کے ذریعہ ملی ہے۔ ادارہ کی تازہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ یہ ٹڈی دل پاکستان، بھارت سے ایران، عراق، یمن اور عدن کے علاقوں میں مئی کے اواخر میں اور جون کے آغاز تک پہنچ جائے گا۔

رپورٹ میں مزید کہا گیا ہے۔ کہ سعودی عرب کے مغربی وسطی اور مشرقی علاقوں میں ٹڈی دل کے خلاف جو مہم جاری کی گئی تھی۔ وہ مئی کے اواخر تک مکمل ہونے والی تھی۔ لیکن معلوم ہوا ہے کہ ٹڈی دل کی لاتعداد مقدار خانہ اور صحرائے نفود کے شمالی کنارے کے ساتھ ساتھ پائی گئی ہے اس کے علاوہ اردن اور اسرائیل میں بھی ٹڈیوں نے سر نکالا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ سعودی عرب میں پھر ان کی تعداد بڑھنے لگی۔ تحقیقات کے دوران میں دیکھا گیا ہے کہ عراق کے مختلف علاقوں میں انڈوں سے ٹڈیاں نکل چکی ہیں۔ بلوچستان اور ایران میں بھی انہیں دیکھا گیا ہے۔ مئی کے وسط میں یہ ٹڈیاں ڈیرہ اسمٰعیل خاں تک جا پہنچی ہیں۔ اپریل میں جو ٹڈیاں تباہ ہونے سے بچ گئی تھیں۔ اب ان کے پر پرزے نکل رہے ہیں۔ اور وہ سعودی عرب کے علاقوں سے اڑ کر نئے علاقوں کی طرف پرواز کر رہی ہیں۔ ان کا رخ پاکستان اور بھارت کی طرف ہے۔ جس سے ان ملکوں کو خطرہ ہے — ٹڈی دل کی روک تھام کا یہ تحقیقاتی ادارہ دوسری جنگ عظیم کے دوران میں برطانیہ میں قائم ہوا تھا۔ اس نے سعودی عرب میں کام شروع کیا تھا۔ اب یہ ادارہ اقوام متحدہ کے خوراک اور زراعت کے بین الاقوامی ادارہ کی مدد سے کام کر رہا ہے۔

یہ عجیب بات ہے کہ عیسائی ممالک اسلامی ملکوں میں ہر قسم کے ہتھکنڈوں کو تبلیغ عیسائیت کے لئے استعمال کریں۔ گو اسلام پر حملہ نہیں۔ وہ سکول کھول کر بچوں کو اور ہسپتالوں کے ذریعہ بیماروں کو عیسائیت کا زہر پلائیں تو بجا۔ مگر پاکستان کے اسلامی مبلغین اگر عیسائیوں کی افترا بازیوں کا جواب دیں اور اسلام کی اصلی شان دنیا پر ظاہر کرنے کے لئے عیسائی ملکوں کو جائیں تو انکی تبلیغ پر حملہ اور قانون کی خلاف ورزی کا موجب ہو جاتا ہے سچ ہے سے

ہم آہ بھی کرتے ہیں تو ہو جاتے ہیں بدنام
وہ قتل بھی کرتے ہیں تو چرچا نہیں ہوتا

اے پاکستانی علماء اور سیاسی رہنماؤ! اٹھو آج اسلامی غیرت دکھانے کا وقت ہے۔ زبردست پروٹسٹ کرو اور عیسائی حکومت پر واضح کر دو کہ یا تو وہ سپین میں حسب سابق تبلیغ اسلام کی اجازت دے۔ ورنہ ہم بھی مجبور ہوں گے کہ ظالمانہ اور غیر منصفانہ قانون کے بدلہ میں اپنے ملک سے عیسائی مبلغوں کو نکال دیں۔ اٹھو کہ اب اسلام و عیسائیت کا مقابلہ ہے۔ اسلام کی عزت و تنغ کا سوال ہے۔

سپین میں تبلیغ اسلام پر پابندی

روزنامہ تعمیر ۳۰ مئی ۱۹۵۶ء میں یہ مراسلہ شائع ہوا ہے

کئی اخبارات میں "احتجاج" کے عنوان سے اکثر مراسلہ نگاروں نے اسلامی حکومتوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ:۔

"آج کل ہسپانوی گورنمنٹ کی طرف سے پاکستانی مبلغین اسلام کو یہ نوٹس دیا جا رہا ہے۔ کہ تمہیں ہمارے ملک میں اسلام کی تبلیغ کی اجازت نہیں چونکہ تم لوگوں کو اسلام میں داخل کرتے ہو جو ہمارے ملک کے قانون کی خلاف ورزی ہے۔ اس لئے تمہیں وارننگ دی جاتی ہے کہ تم اس قسم کی قانون شکنی نہ کرو ورنہ ہم تمہیں اپنے ملک سے نکالنے پہ مجبور ہوں گے۔

(تعمیر ۲۲ مئی ۱۹۵۶ء)

مذہبی آزادی کے خلاف سپین کی عیسائی گورنمنٹ کا یہ قانون عدل و انصاف کے صریح خلاف ہے اور اس کی دیدہ دلیری کی انتہا ہے کہ وہ اسلام کے خلاف جبر و اکراہ کا اعلان قانون کی شکل میں کر رہی ہے۔ یہ اعلان بجائے خود تمام اسلامی دنیا کو ایک کھلا چیلنج ہے جس کے خلاف فوری احتجاج کی ضرورت ہے۔ کیونکہ ہر وہ مسلمان جس کے دل میں اسلام کی ذرہ بھر بھی محبت ہے وہ حکومت سپین کی اس ناروا حرکت اور جبری اقدام کو برداشت نہیں کر سکتا۔

تعجب ہے کہ ہسپانوی گورنمنٹ ایک طرف پاکستان سے دوستانہ تعلقات قائم کر رہی ہے اور دوسری طرف پاکستانیوں کی سب سے زیادہ عزیز چیز "اسلام" سے دشمنی کر رہی ہے۔ پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ہے۔ جس میں عیسائیت کے دجل و فریب اور گمراہ کن عقائد کے پھیلنے کی تمام راہیں کھلی ہیں — بلکہ ہسپانوی مذہب رومن کیتھولک کے پجاریوں تک کو پاکستان میں اسلام کے خلاف زہر اگلنے اور عیسائیت کی دھڑلے سے تبلیغ کرنے کی آزادی حاصل ہے۔

ہم حیران ہیں کہ سپین کی عیسائی حکومت عدل و انصاف کے کس پہلو سے اپنے ملک میں تبلیغ اسلام کو جبراً روک رہی ہے اور اسلامی مبلغین کو وہاں سے نکلنے کی دھمکی دے رہی ہے۔ کیا جس چیز کو وہ اپنے لئے پسند نہیں کر سکتی۔ پاکستانیوں کیلئے اس نے پسند کر رکھی ہے کہ وہ کمزور ہیں؟ آخر اس ظالمانہ رویہ کی جواز اور کیا ہو سکتی ہے؟

حکومت سپین کا یہ حکم ہماری غیرت اسلامی کو کھلا چیلنج ہے جسے ہمیں قبول کر لینا چاہیئے اور سپین کے اس غیر عادلانہ قانون اور رویہ کے خلاف قرآن مجید کے ارشاد کے مطابق اسلام کی عزت کی خاطر زور سے احتجاج کرنا ضروری ہے۔ شک

اسلام ہمیں مذہبی آزادی کا حکم دیتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ تمام اسلامی حکومتوں میں ہر ایک کو مذہبی آزادی حاصل ہے۔ مگر اسلام کی ایک یہ بھی تعلیم ہے کہ "اگر تمہارے ساتھ کوئی غیر منصفانہ سلوک کرتا ہے تو تمہیں بھی حق حاصل ہے کہ تم اس کے بدلہ میں اس کے ساتھ ویسا ہی سلوک کرو"

پس اگر کوئی حکومت اپنے ملک میں اسلام کی تبلیغ کو روکتی ہے تو مسلمان حکومتوں کا بھی حق ہے کہ اس کے مبلغوں کو اپنے ملک میں تبلیغ نہ کرنے دیں۔ قرآن مجید کا یہ اصل فطرت کے عین مطابق ہے اور اسی سے عدل اور امن قائم ہو سکتا ہے۔ پس تمام اسلامی حکومتوں اور خصوصاً اسلامی جمہوریہ پاکستان کو ہسپانوی گورنمنٹ کے خلاف زبردست پروٹسٹ کرنا چاہیئے کہ یا تو وہ اپنے ملک میں اسلام کی تبلیغ کی اسی طرح اجازت دے جس طرح اس کے مذہب کی تبلیغ کی پاکستان میں آزادی ہے۔ اگر ہسپانوی گورنمنٹ ایسے قانون کے بدلنے کیلئے تیار نہ ہو تو ہماری گورنمنٹ کو اسے صاف کہہ دینا چاہیئے کہ اگر تم نے اپنے ملک سے اسلام کے مبلغین کو نکالا تو ہم بھی عیسائی مبلغوں کو اپنے ملک سے نکالنے پہ مجبور ہوں گے۔ کیونکہ اسلامی غیرت و حمیت کا یہی تقاضا ہے اور اس کے بغیر اسلام کی عزت محفوظ نہیں رہ سکتی۔ صرف مومنانہ جرأت کی ضرورت ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ ہسپانوی گورنمنٹ ہماری بات نہ مانے۔ ورنہ کم از کم ہمارا ملک پاکستان شرک اور الحاد سے پاک ہو جائے گا۔ اس موقع پر میں سمجھتا ہوں کہ انگلستان اور امریکہ سے پر زور اپیل کرنی چاہیئے کہ وہ سپین کی حکومت کو مجبور کریں کہ وہ تبلیغ اسلام سے منع نہ کرے ورنہ عیسائیت کی تبلیغ کو بھی نقصان پہنچیگا۔

افسوس اس بیسویں صدی میں جبکہ یورپ آزادی ضمیر کا علمبردار بنا پھرتا ہے اس کے بعض خطوں میں جبر و اکراہ کا قانون نافذ کر کے مذہبی آزادی کا خون کیا جا رہا ہے۔ شاید رومن کیتھولک کے مظالم کا انجام عیسائیوں کی آنکھوں سے اوجھل ہے اور وہ پھر اب آزادی ضمیر کے بلند بانگ دعاوی کے پردہ میں اسلام کے خلاف وہ چھپے ہتھیار استعمال کرنے پہ اتر آئے ہیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے کہ وہ پروٹسٹنٹوں کی طرح آسانی سے مسلمانوں کو ذبح نہیں کر سکتے کیونکہ آج مسلمان مقابلہ نہیں کر سکتا تو کم از کم ہتھیار ڈالنے پہ بھی مجبور نہیں کیا جا سکتا۔ ہسپانوی رومن کیتھولک فرقہ کے اس جبری قانون میں ایک زبردست شکست پائی جاتی ہے جو اسے اسلام کے مقابلہ میں عیسائیت کو حاصل ہوتی نظر آئی ہے۔ تبھی تو وہ اسلامی آواز کو دبانے کی ناپاک کوشش کر رہا ہے۔

مشرقی پاکستان میں پارلیمانی حکومت بحال کردی گئی

صدر سکندر مرزا نے ۲۶ مئی کا فرمان منسوخ کردیا

کراچی ۲ جون۔ صدر سکندر مرزا نے کل مشرقی پاکستان میں پارلیمانی حکومت بحال کردی۔ اس طرح صوبہ میں متحدہ محاذ کی وزارت پھر برسراقتدار آگئی ہے

صدر جمہوریہ نے کل شام اپنا وہ فرمان منسوخ کر دیا۔ جس کی رو سے انہوں نے ۲۶ مئی کو مسٹر ابوحسین سرکار کی وزارت کو معطل کر دیا تھا۔ اور آئین کی دفعہ ۱۹۳ کے ماتحت مشرقی پاکستان میں "صدر راج" نافذ کر دیا تھا۔ یاد رہے پچھلے ہفتے مشرقی پاکستان اسمبلی کے اسپیکر نے مسٹر ابوحسین سرکار کو ایوان میں بجٹ پیش کرنے کی اجازت نہیں دی اور اسمبلی کا اجلاس ملتوی کر دیا تھا۔ اس طرح صوبہ میں جو آئینی بحران پیدا ہوا اس سے عہدہ برا ہونے کے لئے صدر نے صوبائی گورنر کی رپورٹ پر صوبہ میں آئین معطل کر دیا تھا اور وزارت کی معطلی کے عرصہ میں تین ماہ کے لئے صوبائی بجٹ کی منظوری دے دی تھی۔

صوبائی وزارت کی معطلی کے صرف چھ روز بعد کل صدر نے جو نیا فرمان جاری کیا ہے اس میں کہا گیا ہے "صدر مطمئن ہو گئے ہیں کہ اب مشرقی پاکستان میں ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں جن میں صوبہ کی حکومت آئین کی دفعات کے مطابق چلائی جا سکے۔ چنانچہ ۲۶ مئی کا فرمان فی الفور منسوخ کیا جاتا ہے۔"

خیر مقدم

کراچی میں تمام طبقوں نے پارلیمانی حکومت کی بحالی کا خیر مقدم کیا ہے۔ متحدہ محاذ کے حلقے خاص طور پر مسرور دکھائی دیتے تھے۔ مسٹر ابوحسین سرکار نے اس اقدام کے لئے مرکزی حکومت کا شکریہ ادا کیا۔ آپ نے پھر یہ دعویٰ کیا کہ انہیں صوبائی اسمبلی میں اکثریت کی حمایت حاصل ہے۔

مسٹر سرکار اور صوبہ کے دوسرے وزراء کل رات بذریعہ طیارہ ڈھاکہ روانہ ہو گئے۔ مسٹر سہروردی اور عوامی لیگ کے ایک اور رکن مسٹر ظہیر الدین بھی اسی جہاز سے ڈھاکہ روانہ ہوئے ہیں۔ مشرقی پاکستان میں گورنری راج کے خاتمہ کی خبر کا پرجوش خیر مقدم کیا گیا۔ معطل کابینہ کے ایک رکن مسٹر اشرف الدین احمد چوہدری نے کہا کہ صوبہ میں پارلیمانی نظام حکومت بحال کر کے مرکزی حکومت نے عوام کی خواہشات کا احترام کیا ہے۔ ایک اور وزیر مسٹر ہاشم الدین نے بھی انہی خیالات کا اظہار کیا۔

جاپانی پارلیمنٹ میں ہنگامہ

ٹوکیو ۲ جون۔ کل جاپانی پارلیمنٹ کے ارکان تعلیمی نظام سے متعلق ایک سرکاری بل پر بحث کے دوران ایک دوسرے پر پل پڑے اور انہوں نے اپنے مخالفین کی لاتوں اور مکوں سے خوب تواضع کی۔ ایوان میں پانی کی بالٹیوں۔ مرچوں اور فوٹنوں کا بھی آزادانہ استعمال کیا گیا۔ ایک خاتون رکن کا سکرٹ تار تار ہو گیا۔ اور اس کی آنکھ پر شدید چوٹ آئی پارلیمنٹ کے ایک اور عہدہ دار کی پسلیاں ٹوٹ گئیں ان دونوں کو ہسپتال میں داخل کر دیا گیا۔ ہنگامے کی ابتدا سوشلسٹ ارکان پارلیمنٹ کی طرف سے سپیکر کو زدوکوب کرنے کے بعد ہوئی۔ حکومت کی طرف سے جاپان کے بعد از جنگ تعلیمی نظام میں تبدیلی سے متعلق ایک بل پیش کیا گیا تھا۔ لیکن سوشلسٹ اس پر بحث کے خلاف تھے۔

غیر ملکی امداد کے خلاف نہرو کی تقریر

بمبئی ۲ جون۔ بھارتی وزیراعظم پنڈت نہرو نے کل کانگرس ورکنگ کمیٹی کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا "غیر ملکی امداد پر انحصار کرنا ایک ایسی بیماری ہے جو ہر پسماندہ ملک میں پائی جاتی ہے اس بیماری کا استیصال ضروری ہے۔ اب عوام میں یہ احساس پیدا کرنے کی ضرورت ہے کہ قوموں کی خود اعتمادی اور اپنی مدد آپ کے ماحول پر عمل کر کے شاہراہ ترقی پر گامزن ہونا چاہئے۔

درخواست دعا

میرے بھائی چوہدری محمد الدین صاحب گوشہ نور محمد ضلع نواب شاہ کی اہلیہ عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ اور اب حیدر آباد ہسپتال میں زیر علاج ہیں بزرگان جماعت اور درویشان قادیان سے درخواست ہے کہ ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالحمید کارکن دفتر خدام الاحمدیہ ربوہ

درآمدی پالیسی کا اعلان جولائی سے دسمبر تک ۲۰۸ اشیاء درآمد کی جائیں گی

لائسنسوں کے لئے کوئی نئی درخواست طلب نہیں کی جائیگی

کراچی ۲ جون۔ جولائی تا دسمبر ۱۹۵۶ء کے شپنگ پیریڈ کی درآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ اس مدت میں کل دو سو آٹھ اشیاء درآمد کی جائیں گی۔ جن میں سے چھتیس کارخانہ داروں کے لئے مخصوص ہوں گی۔ پاکستان کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ شپنگ پیریڈ کے آغاز سے ایک ماہ قبل ہی درآمدی پالیسی کا اعلان کیا گیا ہے۔

جنوری کی پالیسی میں کل دو سو گیارہ اشیاء کی درآمد کی اجازت دی گئی تھی۔ نئی پالیسی کا وقت سے ایک ماہ پہلے اعلان ملکی تجارت و صنعت کے لئے انتہائی اطمینان بخش قرار دیا جا رہا ہے۔

نئی درآمدی فہرست میں چار ایسی اشیاء بھی شامل ہیں۔ جو پچھلی فہرست میں شامل نہیں کی گئی تھیں۔ ان میں ادنیٰ کپڑا بشمول لائننگ کا سامان۔ اونی دھاگہ۔ گراموفون ریکارڈز اور چھوٹے اسلحہ شامل ہیں۔

مقامی پیداوار اور ملکی صنعت کے تحفظ کے لئے سات اشیاء درآمدی فہرست سے خارج کر دی گئی ہیں۔ ان میں جاوا کے مجس روغنی کپڑے، فلٹر کلاتھ کراؤن کارک، کھوپرا نائیلن کا ریشہ، کنوس، سنتلی اور تانت شامل ہیں۔

نئی درآمدی فہرست میں یہ اشیاء شامل ہیں۔ لوہا اور فولاد۔ نان فیرس دھاتیں اور فیرو الائنز۔ لوہے کے نل اور دوسرا سامان ان اشیاء کے لائسنس ڈائرکٹر جنرل سپلائیز اینڈ ڈویلپمنٹ جاری کریں گے۔ چار اشیاء یعنی چونے کا پتھر، نمک، سوڈا ایش اور سیپ، صرف مشرقی پاکستان کو درآمد کی جائیں گی۔

بعض درآمدی اشیاء

ان کے علاوہ درآمدی فہرست کی بعض اہم اشیاء یہ ہیں۔ آئرن ویر۔ ہارڈ ویر۔ دوائیں۔ اوزار۔ اور ورکشاپ کا سامان۔ سائنسی آلات۔ جراحی کے آلات۔ نیوزپرنٹ کتابیں۔ رسالے۔ سینماٹوگراف۔ فلمز فوٹوگرافک فلمز اور آلات۔ ربڑ کا سامان موٹر کاریں۔ موٹر وین۔ سائیکلیں، سگار پائپ کا تمباکو اور بیڑی کا پتہ۔ ٹریکٹر۔ فارمنگ مشینیں مل ورک اور مشینری۔

بعض خصوصیات

نئی درآمدی پالیسی کی بعض اہم خصوصیات یہ ہیں۔ کہ لائسنسوں کے لئے نئی درخواستیں طلب نہیں کی گئی ہیں۔ تجارتی درآمد کنندگان کو معمول کے مطابق ان کے درجوں کی بنیاد پر لائسنس جاری کئے جائیں گے۔ اور کارخانہ داروں کو ان معلومات کی بناء پر جو انہوں نے موجودہ شپنگ پریڈ میں لائسنسوں کے لئے درخواستیں دیتے وقت مہیا کی تھیں وہ تمام درآمد کنندگان جنہوں نے انکم ٹیکس کا سرٹیفکیٹ داخل نہیں کئے ہیں یا سیلز ٹیکس کی ادائیگی کا ثبوت مہیا نہیں کیا۔ خاص طور پر وہ کارخانہ دار جنہوں نے وزارت صنعت کو مطلوبہ اعداد و شمار مہیا نہیں کئے ہیں انہیں مطلع نہیں کیا گیا ہے کہ وہ اپنے مفاد کے پیش نظر اس کا انتظام کر لیں۔ ورنہ انہیں لائسنس جاری نہیں کئے جائیں گے۔

الفرقان ماہ مئی ۵۶ء

الفرقان کے بعض خریدار اصحاب نے لکھا ہے کہ انہیں ماہ مئی کا رسالہ نہیں پہنچا۔ ایسے دوستوں کو اطلاع دی جاتی ہے کہ رسالہ کا اُم الالسنہ نمبر دو ماہ یعنی اپریل اور مئی کا رسالہ ہے۔ اس کا حجم دو چند ہے۔ رسالہ کے ہر صفحے پر اپریل و مئی لکھا ہوا ہے۔ صرف سرورق سے غلط فہمی ہوتی ہے۔ اب جون کا رسالہ انشاء اللہ سات جون کو روانہ ہو گا۔

مینیجر الفرقان ربوہ

تصحیح

الفضل مورخہ یکم جون ۵۶ء کے صفحہ ۵ پر "ڈاکٹر پیر بخش صاحب مرحوم" کے حالات شائع ہوئے ہیں۔ یہ مضمون ڈاکٹر صاحب کے صاحبزادے مکرم اظہار الحسن پیرزادہ صاحب کا ہے۔ غلطی سے ان کا نام شائع ہونے سے رہ گیا۔ احباب تصحیح فرمالیں۔

ایجنٹ حضرات متوجہ ہوں!

ماہ مئی کے بل ایجنٹ حضرات کی خدمت میں ارسال کئے جا چکے ہیں۔ ان بلوں کی رقم ۱۰ جون سے قبل دفتر روزنامہ الفضل ربوہ میں پہنچ جانی چاہئے۔ (مینیجر)